

Darvesh Khurasani's blog



Search



واپس جائیے   بند کیجئے

منگل 18 دسمبر 2012ء

روزنامہ امت کراچی

ویکسین پینے والے بچوں میں پولیو کیس بڑھنے کا انکشاف

بھارت میں ہر سال قطرے پینے والے 100 سے 200 بچے شکار ہوتے ہیں-نائجیریا میں صورتحال زیادہ سنگین ہے

اسلام آباد (رپورٹ: وجیہہ احمد صدیقی) صحت کے عالمی ادارے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی جانب سے پولیو ویکسین پینے والے بچوں میں پولیو کیسز بڑھنے کا انکشاف ہوا ہے۔ پاکستان میں اس حوالے سے کوئی تحقیق نہیں ہو رہی ہے کہ پولیو کے قطرے پینے والے کتنے بچے اس مرض کا شکار ہوتے ہیں، تاہم عالمی ادارے کی طرف سے تقسیم کی گئی پولیو ویکسین کے نتیجے میں افریقہ اور بھارت میں قطرے پینے والے بچے پولیو کا شکار ہوتے ہیں، خاص کر نائجیریا میں اس حوالے سے صورتحال سنگین ہے۔ اس بات کا انکشاف ایک بین الاقوامی جریدے جرنل آف ہیومنیٹیرین گروپس کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ بعض عالمی طبی جرائد ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اور یونیسیف کے دعووں کو جانچنے کا کام کر رہے ہیں۔ نیویارک ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق بھارت میں ہر سال پولیو کے قطرے پینے والے 100 سے 200 بچے پولیو کا شکار ہو جاتے ہیں اور یہ بچے صرف اس ویکسین کی وجہ سے پولیو کا شکار ہوتے ہیں، کیونکہ قطرے پینے کی وجہ سے ان کے جسم میں پولیو کے خلاف موجود قدرتی مدافعت ختم ہو جاتی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے پولیو گلوبل ایریڈیکشن انسٹی ٹیوٹ کی اپنی رپورٹس کے مطابق بھارتی بچوں میں 142 ایسے کیسز سامنے آئے ہیں جو پولیو کی بہت خطرناک شکل ہیں اور تحقیق کے مطابق صرف پولیو ویکسین دینے کی وجہ سے ان بچوں میں معذوری پیدا ہوئی۔ نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق نائجیریا میں بالخصوص پولیو ویکسین کی وجہ سے بچوں میں پولیو کا مرض بڑھ رہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ عالمی ادارہ صحت ان کیسز کو چھپانا چاہتا ہے، لیکن مجبوراً صرف سنگین کیسز کو سامنے لانا پڑتا ہے۔ باقی مریض چھپا دیے جاتے ہیں۔ 2007ء میں نائجیریا میں پولیو ویکسین پینے والے بچوں میں 1300 کیسز سامنے آئے۔ 2001ء میں ہیٹی میں 22 بچے پولیو کا شکار ہوئے، جنہوں نے پولیو کے قطرے پیے تھے۔

☆☆☆☆☆







پولیو قطرے: دوا یا کچھ اور ؟

پاکستان میں پولیو کے قطرے پلانے کے بعد بھی پولیو کے کیس سامنے آتے ہیں۔

اور یہ بات انتہائی پریشانی کی ہے کہ بعض وکلاء اور ڈاکٹروں نے باقاعدہ
پولیو کے قطروں کے خلاف پریس کانفرنس کی تھی . لیکن پھر انکو خاموش کرادیا گیا۔

ذیل کے کالم انصاری محمد صاحب نے اردو سائٹ ہماری ویب میں بھی پولیو کے قطروں کے بارے میں

وضاحت کی گئی ۔ لھذا پڑھیئے اور سر دھنئے۔

(بشکریہ انصاری محمد صاحب اور ہماری ویب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام و مسلم دشمن عناصر کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کی جڑیں کاٹ کر صفحہٴ ہستی سے ہمیشہ کے لئے انہیں مٹا دیا جائے۔

مسلمانوں کو مجبور ومقہور بناکر ان پر حکومت کرنے کے لئے ان کو مختلف محاذوں پر کمزور کردیا جائے، مثلاً ایمان واسلام، معیشت واقتصادیات، فوجی قوت، افرادی قوت اور اخلاقی قوت وغیرہ ۔ ایمان واسلام کا جنازہ تو پہلے ہی سے مسلمانوں کے دلوں سے نکال دیا گیا ہے۔ رنگ ڈھنگ، چال ڈھال، شکل وشباہت غرض یہ کہ قول وفعل کے اعتبار سے اغیار کی تقلید کرتے نہیں تھکتے۔ بلکہ فخر محسوس کرتے ہیں۔

 Follow 

اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی اقتصادیات کو تباہ وبرباد کردیا گیا۔ سارے مسلمان غیر مسلموں کے مقروض اور مجبور ہیں۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کی فوجی قوت کو کمزور کرنے کی مہم شروع کی گئی ہے۔

کسی مسلمان ملک کو اجازت نہیں کہ وہ اپنے دفاع کے لئے جدید اسلحہ کی صورت میں حاصل کریں،

جبکہ ارشاد خداوندی ہے،

"واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترہبون بہ عدو اللہ وعدوکم وآخرین من دونہم لاتعلمونہم اللہ یعلمہم" (سورۃ الانفال: ٦٠)۔

یعنی "اور مسلمانوں! سپاہیانہ قوت سے اور گھوڑوں کے باندھے رکھنے سے جہاں تک تم سے ہو سکے کافروں کے مقابلے کے لئے ساز وسامان مہیا کئے رہو کہ ایسا کرنے سے اللہ کے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے اور نیز ان کے سوا دوسروں پر بھی

خوب واقف ہے"۔

مسلمانوں کی اخلاقی قوت کو تباہ وبرباد کردیا گیا ہے، مرد وزن کا اختلاط عام سی بات ہے،

قرآن کریم کے حکم

"وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ" (الحزاب: ۳۳)

کو حقوق نسواں پر نعوذ باللہ! ڈاکہ اور عورت کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کے مترادف سمجھ رہے ہیں اور حضور ﷺ کا ارشاد، "بعثت لاتمم مکارم الاخلاق" (موطا امام مالک)۔

یعنی "میں بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں" کو بھول گئے ہیں اور سیاحت وروشن خیالی کے نام پر عورتوں کا غیر مردوں کی جھولی میں گرنا اور ان سے بغل گیر ہونے کو روشن خیالی سمجھتے اور اس پر فخر کرتے ہیں، بلکہ اسلام اور

قول، ”من تشبہ بقوم فہو منہم“ یعنی ”جس نے کسی قوم سے مشابہت اپنائی وہ انہیں میں سے ہیں“ کا مصداق ہیں۔

اب اغیار کا اگلا ہدف مسلمانوں کی افرادی قوت کا خاتمہ ہے۔ جس کے لئے مختلف قسم کے حربے استعمال کئے جارہے ہیں۔جن میں سے ایک مرحلہ وار اور آہستگی کے ساتھ ویکسین کے ذریعے مسلمانوں کی آئندہ نسل کا خاتمہ ہے اور یہ سب کو معلوم ہے کہ مسلمان وہ واحد قوم ہے جو تعداد میں سب سے زیادہ ہے،

اب ان لوگوں کی یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں کی افرادی قوت کو کم کیا جائے۔ اسی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے پہلے ایک مرض پولیؤ کا خوب ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے اور پھر اس کی ویکسین تیار کرکے سپلائی کی جاتی ہے، اور ہم ان کی تقلید میں ہی اپنی فلاح وبہبود ڈھونڈتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اغیار نہ کبھی ہمارا خیرخواہ رہا اور نہ اب ہے۔

آمنوا لاتتخذوا الیہود والنصاریٰ اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم“ (سورۃ المائدۃ: ۵۱)۔ یعنی ”اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو اپنے دوست مت بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کی طرف پھرا وہ انہی میں سے ہے“۔

پولیو ویکسین کیا چیز ہے؟

اس کے کیا نقصانات ہیں؟

اور سائنس اس حوالے سے کیا کہتی ہے؟

اللہ تعالیٰ بچے کو نر و مادہ کے باہم جنسی ملاپ سے پیدا فرماتاہے۔ نر میں اعضائے تولیدی کو ”ٹیسٹیز“ اور مادہ کے اعضائے تولیدی کو ”اووری“ کہتے ہیں۔ یہ اعضاء نہ صرف تولیدی ہیں بلکہ یہ ”غدود“ کا کام بھی سر انجام دیتے ہیں۔

غدود انسانی جسم کا ایسا جز ہے جس کے ذمہ جسم

کے مختلف افعال کو باقاعدہ بنا کر انھیں کنٹرول کرتا ہے۔ جیسا کہ "پٹیوٹری" غدود انسان کے قد کا ذمہ دار ہے، اگر یہ ٹھیک وقت پر برابر مقدار میں ہارمونز خارج کرے تو انسان کا قد نارمل ہوگا ورنہ یا تو بہت زیادہ بڑھے گا یا پھر پست رہ جائے گا ۔

اسی طرح مادہ میں "اووری" بھی ایک خاص قسم کا ہارمونز "اسٹروجن" خارج کرتی ہے۔ اس ہارمونز کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام لگا رکھا ہے کہ بچیوں میں عورت ذات والی تمام خصلتیں اور خصوصیات بھردے، اس کے ساتھ اسے نسوانی حسن بخش دے گی۔ اسی طرح نر میں "ٹیسٹیز" جو ہارمونز خارج کرتا ہے اسے "انڈروجن" کہتے ہیں اور یہ انسانی بچے مردانہ پن پیدا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اگر یہ دونوں غدود صحت مند ہوں گے اور اپنا کام صحیح طور پر سرانجام دیں تو نر (بچہ) میں مردانہ خصوصیات اور مادہ (بچی) میں نسوانی خصوصیات ہوں گی لیکن اگر یہ غدود اپنا کام صحیح طور پر سرانجام نہ دیں اور"اسٹروجن" اور"انڈروجن" صحیح مقدار میں پیدا نہ کرسکیں تو پھر پیدا ہونے والے بچے میں


Follow


یہ ویکسین جب شروع سے پلائی جاتی ہے تو آہستہ آہستہ بچے جب جوان ہوتے ہیں تو اس وقت تک یہ اپنا کام کرچکی ہوتی ہے اب بچہ جوان ہوکر مستقل بانجھ پن کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ویکسین میں کون سی چیز ملائی جاتی ہے یہ تو ابھی تک زیر تحقیق ہے۔

ڈاکٹر ہاروناکائیٹا جو کہ احمد دبلو یونیورسٹی زاریا میں فارماسوٹیکل سائنسز ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ ہیں، وہ نائیجریا سے ویکسین کے کچھ نمونے تحقیق کے لئے انڈیا لے گئے تاکہ ان میں موجود اجزاء کی جانچ پڑتال ہوسکے، جب ڈاکٹر کائٹانے ان ویکسین کو مختلف ٹیسٹ اور جانچ پڑتال کے مراحل سے گزارا تو اس میں کچھ ایسے مواد کی ملاوٹ کے شواہد ملے جو کہ صحت کے لئے خطرناک ہیں۔

ڈاکٹر کائٹا نے ہفت روزہ "کیڈونا ٹرسٹ" کو ایک انٹرویو میں بتایا،

 Follow 

"ہم نے پولیو کے اس ویکسین میں کچھ ایسی اشیاء دریافت کی ہیں جو صحت کے لئے نقصان دہ اور زہریلی ہیں اور خاص طور پر کچھ ایسی ہیں جو براہ راست انسان کے جنسی نظام تولید پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ بدقسمتی سے خود ہمارے بیچ ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کی خباثت اور بدتمیزی کی پشت پناہی کررہے ہیں اور برابر ان کی مدد کررہے ہیں اور مجھے یہ کہہ کر افسوس ہو رہا ہے کہ ان میں کچھ ہمارے اپنے ماہرین بھی شامل ہیں"

ڈاکٹر کائٹا نے یہ مطالبہ کیا کہ جو لوگ پولیو ویکسین کے نام پر یہ جعلی دوائی در آمد کررہے ہیں، ان کے خلاف دوسرے مجرموں کی طرح مقدمہ چلانا چاہئے اور سزا دینی چاہئے"۔

۱۹۹۵ء میں فلپائن کی آزاد خواتین کی ایک لیگ نے تشنج کے ٹیکوں کے خلاف کورٹ میں مقدمہ جیت لیا تھا اور یونیسف کی اس مہم کو روک لیا تھا۔ اس ویکسین میں ایسی دوائی (Beta-Human





حمل مکمل طور پر نہیں ٹھہر سکتا تھا ۔ فلپائن کی سپریم کورٹ نے یہ معلوم کیا کہ تین ملین خواتین کو جن کی عمر ۱۲ سے ۴۵ سال تک تھی پہلے ہی سے یہ ویکسین دی جاچکی تھی۔

عالمی ادارہ صحت کی طرف سے (۲۰جون ۲۰۰۵ء)جاری کئے گئے اعداد وشمار کے مطابق دنیا بھر میں پولیو کے قطرے پلانے کے باوجود ۵۰۰ سے زائد پولیو کے کیس سامنے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ یمن اور انڈونیشیا جنہیں ۱۹۹۶ء میں پولیو ویکسین کی مہم چلانے کے بعد اس بیماری سے آزاد خطہ قرار دے دیا گیا تھا۔ وہاں پھر سے یہ وبا پھوٹ پڑی ہے۔ یمن میں ۲۴۳ اور انڈونیشیا میں ۵۳ نئے کیس سامنے آئے ہیں۔

بہت سے محققین نے اس ویکسین کو دراصل دنیا کی آبادی کنٹرول کرنے کا خفیہ مگر انتہائی مؤثر ہتھیار ثابت کیا ہے اور اس حوالے سے دستاویزی ثبوت بھی فراہم کئے ہیں۔ ایک خفیہ امریکی دستاویز "NSSMZOO" جو ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئ

ثبوت بھی فراہم کئے ہیں۔ ایک خفیہ امریکی دستاویز "NSSMZOO" جو ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی اور ۱۹۸۹ء میں ڈی کلاسیفائی ہوئی۔ اس دستاویز پر اس وقت کے امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر کے دستخط ہیں۔ اس دستاویز میں شناخت کئے گئے ممالک میں سے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، نائیجریا، انڈونیشیا، برازیل، فلپائن، میکسیکو، تھائی لینڈ، ترکی، ایتھوپیا اور کولمبیا ہیں۔ پاپولیشن کنٹرول اس دستاویز کا مرکزی اور یک نکاتی ایجنڈا ہے۔

۲۹جون ۱۹۸۷ء کو ایک امریکی اخبار نے نیشنل کینسر انسٹیٹیوٹ کے ڈاکٹر روبرٹ سے بات کی، جن کا کہنا تھا کہ خسرہ کی ویکسین نقصان دہ وائرس سے آلودہ ہیں۔ ۳۰ برس تک نامی گرامی ڈاکٹر چلاتے رہے کہ ہم "ویکسین" نامی ٹائم بم سے کھیل رہے ہیں، خسرہ کے ویکسین سے یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ کینسر کا باعث ہے۔

لندن کے موقر ترین روز نامے دی ٹائمز نے ۱۱مئی

لندن کے موقر ترین روز نامے دی ٹائمز نے ۱۱مئی ۱۹۸۷ء کو فرنٹ پیج پر اس حوالے سے یہ سرخی لگائی تھی کہ "خسرہ کے لئے لگائے گئے ٹیکے ایڈز وائرس پھیلا رہے ہیں"۔

عالمی ادارہ صحت کے ایک کنسلٹنٹ نے اپنے ادارہ کو رپورٹ دی کہ زیمبیا، زائرے اور برازیل میں خسرہ ویکسین اور ایڈز وائرس کے پھیلاؤ کے درمیان تعلق کا شبہ تھا۔ تحقیق پر یہ شک وشبہات صحیح نکلے۔ عالمی ادارہ صحت نے رپورٹ ملنے کے باوجود اسے شائع نہیں کیا۔ برازیل واحد جنوبی امریکی ملک تھا جس نے خسرہ سے بچاؤ کی ویکسین مہم میں حصہ لیا اور پھر یہی ملک ایڈز کا سب سے بڑا شکار بنا۔ پولیو، خسرہ اور ہیپٹائٹس کی ویکسین میں وائرس کی موجودگی کے ثبوت سامنے آچکے ہیں ۔ان میں منگی وائرس جیسا خطرناک وائرس بھی شامل ہے ۔

عالمی ادارہ صحت پر خسرہ ویکسین کے ذریعے ایڈز پھیلانے کے الزامات بھی لگ چکے ہیں۔ ان ٹیکوں کی

پھیلانے کے الزامات بھی لگ چکے ہیں۔ ان ٹیکوں کی وجہ سے بانجھ پن ہونا بھی ثابت ہوچکا ہے۔
ویکسین دو ماہ کے بچوں کے لئے قطعاً محفوظ نہیں۔ مگر یہ ویکسین کا شیڈول نومولود کے ابتدائی دنوں سے ہی شروع ہوجاتا ہے۔ نومولود کے وزن، قد اور جسامت جیسے معاملات بالکل نظر انداز کردیئے جاتے ہیں۔ یہ سائنسی حقیقت ہے کہ ایک ہی دوائی یا ٹیکہ کسی ایک انسان کے لئے تو قطعی محفوظ ہو سکتے ہیں، مگر دوسرے کے لئے موت کا باعث بھی۔

ویکسین کو بچوں میں ذہنی عوارض کا سبب بھی قرار دیا جاتا ہے۔ پولیو کے قطرے جب پلوانے شروع ہوئے جن بچوں نے یہ استعمال کئے ہیں، یقیناً آج وہ جوان ہوں گے مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہوں گے اور آج کل نوجوانوں کی اکثریت جن امراض میں مبتلا نظر آتی ہے وہ مردانہ امراض ہی ہیں۔ اس ضمن میں مزید جو حقائق دیئے گئے ہیں وہ بہت خوفناک ہیں۔

ہندوستان کے ایک جریدے "المرشد" میں پولیو کے

مضمون کو پاکستان کی "اشرف لیبارٹریز"، فیصل آباد کے ترجمان ماہنامہ "رہنمائے صحت" کی اشاعت میں شامل کیا گیا۔ جس میں سات سے زائد ایسے کیس ذکر کئے گئے ہیں جن میں بچوں کو پولیو کے قطروں کا کورس مکمل کروایا گیا تھا۔ انہیں اس روک تھام کے باوجود پولیو ہوگیا۔

Rate this:

 Follow 